کلی
ازہماوقاص

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

کلی

افسانہ

از ہما وقاص

پارٹ 1

انگلیاں ٹائپ کر رہی تھیں ایک ایک لفظ انگلی کی پور کے نیچے دبنے کے بعد ابھر رہا تھا لفظ ابھرنا بند ہوئے اور ایک آلے کی روشنی بند ہونے کے چند سکینڈز کے بعد کتنی ہی روشنیاں ابھر کر کتنی ہی آنکھوں میں لفظوں کا عکس دینے لگیں۔۔۔۔

****

" دیبا۔۔۔دیبا۔۔۔بھئی جلدی ناشتہ دو "

احمد نے ٹائی کی ناٹ کو درست کرتے ہو ہانک لگائی اور کرسی کھینچ کر اخبار کو سیدھا کرتے ہوئے بیٹھ گیا۔ معمولی سی نجی ملازمت تھی آفس دیر سے پہنچنے پر مالک سے سننی پڑی جاتی تھیں۔

سامنے رکھے لکڑی کے میز پر کچھ رکھنے کی آواز پر اخبار کو نظروں کے سامنے سے تھوڑا پیچھے کیا تو جنت اپنے ننھے ہاتھوں میں پلیٹ تھامے میز پر رکھ رہی تھی۔ یہ اس کی چوتھے نمبر والی بیٹی تھی اس کی چار بیٹاں اور ایک بیٹا تھا۔اور جنت سب سے چھوٹی تھی پانچ سال کی ہو چلی تھی۔ تین بیٹیوں کے بعد اللہ نے بیٹا دیا تھا پھر جوڑی بنانے کی خواہش میں جنت آگ ئی۔

" الے میری گڑیا بھ ئی واہ آج ابا کو ناشتہ جنت کروائے گی "

احمد نے محبت سے آگے ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑا اور میز پر رکھ دیا۔ جنت مسکادی آنکھیں چمک گ ئی یں ابا ہمیشہ لاڈ میں آکر اسی کے لہجے میں اس سے بات کرنے لگتے تھے تو تلا بولتی تھی ابھی تک بار بار چھوٹا سا دوپٹہ جو کل ہی دیبا نے پرانے دوپٹے سے کاٹ کر دیا تھا سر پر اور گلے میں درست کر رہی تھی بڑی بڑی گھنی پلکیں اوپر کو مڑی چمکتی معصوم سی آنکھوں کو اور پیارا بنا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

رخسار کے بابا آج تو دے جائیں ناشانزے کی فیس رو رہی دو دن سے اکیڈمی نہیں جا"

" رہی

دیبا نے پریشان سی صورت بنائے احمد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔جب کے ہاتھ احمد کے سامنے میز پر ناشتے کے باقی لوزامات رکھ رہے۔شانزے ان کی سب سے بڑی بیٹی تھی میٹرک میں سائنس رکھی تھی تو اکیڈمی میں جانا ضرورت بن گئی تھی۔

دیکھو تمہیں کیا ضرورت تھی اسے اتنے مشکل مضمون پڑھوانے کی پتہ تو ہے کتنے "

" اخراجات ہیں پہلے ہی اور اب۔۔۔

احمد نے پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے غصے میں کہا پھر دیبا کی پریشان سی صورت دیکھے گہری سانس خارج کی

اچھا آج اختر صاحب سے مانگتا ہوں پھر کچھ ادھار اچھا اب دیر ہو رہی ہے ناشتہ کرنے دو"

" رونی صورت بنائے مت دکھاؤ مجھے صبح صبح ،پہلے ہی طبیعت آج بوجھل سی ہے

احمد نے بے زار سے لہجے میں کہا اور پراٹھے کی پلیٹ کو اپنی طرف کھسکایا۔

****

" نماز پڑھ رہے تھے شاہد؟ "

نازلین اڑتی ہوئی آئی اور پاس بیٹھ گ ئی ایک ٹہنی پر۔ سر پر دوپٹہ ٹکا تھا اور لبوں پر مسکان تھی۔

" ہاں تم نے کیا نہ پڑھی پگلی"

شاہد نے اڑتے ہوئے گھوم کر ٹہنی پر اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا تو وہ ہنس دی۔ وہ چاشت کی نماز سے فارغ ہوا تھا۔ جو نازلین پہلے ہی پڑھ چکی تھی۔

کیوں نہ پڑھی ابھی تو دعا کے ہاتھ چہرے پر پھیرے رخ تمھاری طرف کیا پر تم مگن"

" بہت ہوتے ہونا عبادت میں

نازلیں نے محبت سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ شاہد ہنس دیا ہاتھ لمبا کیا اور سڑک پار لگی کیاری میں سے پھول توڑ کر نازلین کے درخت سے نیچے گرتے بالوں میں کان کے قریب اٹکا دیا۔

" شاہد کہیں اور بسیرا کرتے ہیں نا اس برگد کے پیڑ سے دل اکتانے لگا ہے"

نازلین نے لاڈ سے کہا۔ پھول کو ہاتھ سے پکڑے کان پر ٹکایا اور بے زار سی نظر سامنے بند کرا پنے کی دکان پر اور ساتھ ادھ تعمیر شدہ مکان پر ڈالی۔

" ارے پگلی آج کیسی باتیں کر رہی ہے سو برس سے یہیں تو بیٹھے ہیں"

شاہد نے پچکارتے ہوئے پوچھا۔ وہ اب منہ کے زاویے بدل رہی تھی۔

بس کہیں ایسی جگہ جہاں یہ انسان نا بستے ہوں اب دیکھ نا یہاں تو قریب کتنی" آبادی ہونے لگی ہے یہ سامنے ایک دوکان بن گ ئی یہ ایک طرف ایک مکان بننے لگا ہے
"

نازلین نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔ شاہد قہقہ لگا گیا۔ چڑیاں بھک سے درخت پر سے اڑیں۔

" پگلی ان کو ہم کونسا دکھیں ہیں جو تو الجھے ہے"

شاہد نے محبت سے سر پر چپت لگائی۔ پر نازلین پھر بھی اداس تھی۔

" پر مس ئی لہ تو یہ بنے کہ ہم کو یہ دکھیں ہیں "

نازلین نے ٹھنڈی آہ بھری اور بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔ برگد کے پیڑ پر ایک نظر ڈالی۔اور پھر محبت سے دیکھتے شاہد پر۔

****

" تم آرہی ہو یا نہیں"

موبائل پر پیغام پڑھتے ہی سمیرا کی پیشانی پر پھر سے لکیریں سی بن گئی تھیں۔بے چینی سے ارد گرد دیکھا۔اماں تو کچن میں ہی مصروف تھی صبح سے اور بڑا بھائی بھی آج وقت پر ہی کام پر چلا گیا تھا۔

" نبیل کیسی باتیں کرتے ہو ایسے کیسے ملنے چلی آؤں بہت ڈر لگتا ہے بھئی"

سمیرا نے پریشان سی صورت بنائے جوابی پیغام ٹائپ کیا۔انیس سالہ سمیرا میٹرک کے بعد سے پڑھائی چھوڑے گھر بیٹھی تھی۔ پچھلے سال ہی دوسرے نمبر والے بھائی نے جو دبئی میں کسی ورکشاپ پر ملازمت کرتا تھا موبائل بھیج دیا۔بس پھر کیا تھا موبائل تھا اور سمیرا تھی بیلنس کی قلت رہتی تو فیس بک کے فری ہونے کے مزے تھے بس وہیں پر

ایک دن نبیل سے دوستی ہو گئی اور اتفاق ایسا وہ بس دو گھنٹے کے سفر کے فاصلے پر دوسرے شہر کا مکیں نکلا۔

میں نا جانوں کچھ محبت ہے محبت ہے کی گردان آلا پتی نا تھکتی ہے اور اب ملنے باری " ٹھس ہو جاتی ہے "

نبیل کا خفگی بھرا پیغام تھا پھر تو موئی سمیرا نے کتنے پیغام بھیج ڈالے ٹک ٹک کی آواز میں پر وہ تو اپنے نام کا ڈھیٹ تھا نا مانا۔ بس ایک ہی رٹ لگائے ہوئے تھا تمھارے شہر آیا ہوں صرف تم سے ملنے۔ محلے سے باہر سنسان سی جگہ ہے برگد کے پیڑ کے پاس ایک آدھ تعمیر شدہ مکان ہے وہاں چلی آ ملنے پر سمیرا کا دل نہیں مانے تھا۔ ایک خوف سا تھا جو بار بار روک رہا تھا۔ ایسے کیسے ملنے واسطے چل دوں نا بابا نا۔ پہلے رشتہ تو بھیج دے۔

وہ دو بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی ابا حیات نہیں تھے بڑا بھائی پاکستان میں ورکشاپ پر کام کرتا تھا اور چھوٹے کو دبئی بھیجا تھا جس کی وجہ سے تین وقت کا گھر کا چولہا چلتا تھا اور اس کا جہیز کا سامان بنتا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

" اٹھ جا اب کھول لے دوکان جا کر دن چڑھ آیا"

رضیہ نے چادر کھینچ کر اتاری۔ بتیس سالہ حارث نے منہ کے زاویے بگاڑ کر ماں کی طرف دیکھا۔پیشانی پر بھی ناگواری کے بل پڑ گئے۔

اٹھ جا کچھ تو کر لے کچھ تو کر لے ڈھنگ سے کیوں مونگ دلتا ہے مارے سینے پر دوکان"

" ڈال دی ڈھنگ سے چلا لے

رضیہ نے پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔حارث غصے میں اٹھ بیٹھا اور سر کھجانے لگا۔تکیے کے نیچے سے موبائل نکالا اور وقت دیکھا ساڑھے گیارہ کا وقت تھا۔

" اچھا اچھا چلا جاتا ہوں کیا سر کھاتی رہتی ہے میرا"

وہ بدتمیزی سے چیختا ہوا اٹھا۔اور پاؤں میں چپل آڑستا بغلیں کھجاتا باتھ روم کا ٹوٹا سا دروازہ لگا کر اندر چلا گیا۔ باہر نکلا تو قمیض پہن رکھی تھی۔

کہاہے شادی کرا دے میری شادی کرا دے اس کی فکر نہیں کنوارا ہی بڈھا ہو جاؤں گا "

"

www.novelsclubb.com

وہ پاؤں پٹختا اب باتھ روم سے باہر بنے چبوترے پر نل سے نکلتے پانی کے چھینٹے منہ پر مار رہا تھا۔

شرم کرلے شرم بڑی بہن طلاق لے کر گھر میں بیٹھی ہے تجھے دن رات خود کی فکر کھاتی ہے“

رضیہ نے ہاتھ نچانچا کر لعن تان کی۔

”ہاں تو کیا میرا قصور ہے نا کرتی شوہر سے بدکلامی ناوہ دھکے مارتا“

حارث نے ناگواری سے کہا اور کچے صحن کے ایک کونے میں پڑی سائیکل کو اٹھا کر باہر نکل گیا۔

****

www.novelsclubb.com

”جنت۔۔۔۔جنت۔۔۔بیٹا“

دیا جنت کو پکارتی متلاشی نظریں گھماتی گھر کے کھلے دروازے تک آئی تو وہ باہر گلی میں کھیل رہی تھی۔سکول سے بارہ بجے ہی آجاتی تھی محلے کے سکول میں جاتی تھی تو خود ہی واپس آجاتی تھی۔

جنت لے جاپتی لے آسر میں بے تحاشہ درد ہے آج تو چائے ہی پیوں گی تو ہی ختم ہو گا یہ "

" نگوڑا درد

دیبا نے پیسے اس کے ننھے سے ہاتھوں میں تھماتے ہوئے کہا۔اس کی بڑی بڑی آنکھیں خوشی سے چمک گ ئی یں۔

" دی امی ابھی داتی ہوں "

وہ ہنستے ہوئے پیسے پکڑ کر بولی۔ تھوڑا سا بھاگی پھر جلدی سے واپس مڑی۔

" امی پیسے بچیں تو کیا ٹافی لے لوں نا"

معصومیت سے سوال کیا۔دیبا نے غصے سے گھورا۔

" نہیں بچیں گے پورے پورے ہیں بس پتی لے کر واپس آ جلدی"

www.novelsclubb.com

دیبا نے چڑ کر جواب دیا تو اس کی آنکھوں میں چمکتے خوشی کے دیے بجھ سے گ ئے۔

****

موبائل کو منہ بسورے کھولا بار بار نبیل کا پیغام دیکھ رہی تھی پر وہ ناراض تھا تو کیسے کرتا بات۔

دل اداس سا ہوا انگوٹھا فیس بک پر سکرین کو اوپر کود ھکیلنے لگا۔ تحریریں ہی پڑھ سکتی تھی بس بیلنس کے نام پر تو کبھی تیس کا لوڈ کروا بھی لیتی تھی تو نبیل کی آواز سننے کے چکر میں ختم کر ڈالتی۔ بہت سے ناول والے پیجز کے پسند کے انگوٹھے کو نیلا کیئے ہوئے تھی۔ بس دن رات یہی تھی ایک واحد خوشی۔

انگوٹھا تھم گیا تھا اور آنکھوں میں لفظ عکس بنانے لگے تھے۔ کچھ تھا جو وہ الفاظ ذہن میں بننے لگے تھے۔ گال تپنے لگے تھے۔ چوری سے ارد گرد دیکھا اور پھر نچلا لب دانتوں میں دبائے پڑھنے لگی۔

کلی

ازہماوقاص

پارٹ 2

www.novelsclubb.com

کوئی کیفیت تھی عجیب سی جو سر کو چڑھ رہی تھی۔الفاظ ہی تھے پر ذہن میں تو جیسے برہنہ فلم چل پڑی تھی۔ہر گندی چیز اچھی سی لگنے لگی تھی نبیل یاد آنے لگا تھا۔اس کی محبت اس کی باتیں سچی لگنے لگی تھیں۔ملنے کی جو برائی کچھ دیر پہلے دل کو نا با با نا کہنے پر مجبور کر رہی تھی۔اب ہاں ہاں کی آوازیں لگانی لگیں۔

جلدی سے پیغام پر گ ئی۔ہاتھ کانپ رہے تھے پر اب کپکپی کی وجہ کچھ اور ہی تھی۔

"نبیل میں آرہی ہوں اس مکان میں آجانا "

پیغام لکھ کر گھٹنا بیڈ پر نچاتی اس کے جواب کی منتظر نگاہیں سکرین پر جمائی یں۔

" جان آنکھیں بچھا کر بیٹھا ہوں "

کچھ دیر کے بعد کے جواب پر جیسے دل بلیوں اچھلنے لگا۔جلدی سے سیاہ حجاب زیب تن کیا اماں کو شازیہ کی طرف جارہی ہوں کی ہانک لگائی۔اور گیٹ سے باہر نکل گ ئی۔

****

"اتنل پتی کا پیت دے دو تھوتا "

جنت نے دوکان کے کاونٹر کے سامنے اڑیاں اوپر کیے ہاتھ کاونٹر پر دھر کر دوکاندار سے کہا

۔دوکاندار نے اخبار پر سے نظر ہٹائی جنت کی طرف دیکھا۔

" بیٹا پتی تو ختم ہے میری دوکان پر "

دوکاندار نے نفی میں سر ہلاتے جواب دیا اور پھر سے اخبار کو جھٹک کر آنکھوں کے آگے سجا لیا۔جنت نے ہونٹ باہر نکالے۔اور گال پر انگلی رکھے سوچنے لگی۔پر پھر امی کے سر درد کے خیال سے ٹانگیں اچھال اچھال کر ہرن کے بچے کی طرح برگد کے درخت کے قریب کی دوکان کی طرف چل دی۔اچھلنے سے دوپٹہ بار بار گلے سے ڈھلک جاتا تو اٹھا کر پھر سے گردن کے گرد گھوما دیتی۔

" شاہداو شاہد وہ دیکھ ننھی سی کلی "

نازلین نے گھوم کر شاہد کی توجہ ہرن کی طرح اچھلتی نظم گنگناتی جنت کی طرف دلائی۔

شاہد نے ہاتھ کو ہوا میں اشارہ دیا قرآن خود بخود بند ہو گیا۔

" نازلین انسانوں کے بچے کتنے پیارے ہوتے ہیں ہے نہ؟ "

شاہد نے محبت سے ننھی خوبصورت بچی کو دیکھتے ہوئے کہا۔نازلین تو خود اس چھوٹی سی پری کو دیکھ کر کھوئی کھوئی سی بیٹھی تھی۔

"ہائے شاہد دل چاہے جا کر چوم لوں پر ڈر جائے گی اور اللہ کی نافرمانی بھی ہو جائے گی"

نازلین نے دل مسوس کر جواب دیا۔اور بازو دور تک لمبا کیے اس کے پاس سے گزار کر واپس لے آئی۔جنت اب دوکان کے سامنے کھڑی تھی۔کاونٹر چھوٹا تھا اس لیے ایک قدم اندر تھا۔

"بھائی تائے کی پتی تا تھوتا پیت دے دو"

جنت نے دوکان کے اندر موبائل سکرین پر سر گھسائے حارث سے کہا۔وہ جو تحریر پڑھنے کے بعد جزبات کو قابو کیے بیٹھا تھا اچانک یوں جنت کو دیکھ کر عجیب عجیب سے خیال ذہن پر غبار کی طرح چڑھنے لگے۔زینب کے معصوم مقدس چہرے کے بجائے اس کے ننھے سے جسم پر نظریں گڑنے لگیں۔تحریر میں موجود کرداروں کے رشتے کہاں یاد تھے بس ایک ہیجان سا تھا جو اب ذہن کو جکڑ چکا تھا۔

جلدی سے کاونٹر پر ہاتھ دھرے گردن کو باہر نکالے ارد گرد دیکھا اور پھر سے سیدھا ہو بیٹھا۔

" ادھر آ پتی دوں تجھے "

آنکھیں اوپر کو چڑھنے لگی تھیں۔ جبکہ جنت تو کاونٹر پر پڑے رنگ برنگی ٹافیوں سے بھرے ڈبے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ننھی ننھی معصوم سی آنکھوں پورے ڈبے کا عکس تھا۔

" پتی دلدی دے دوامی تے سر میں درد ہے "

جنت نے معصومیت سے کہا جبکہ نظریں ڈبے پر ہی جمی تھیں۔ جیسے دیکھ کر ہی سیر ہو جائے گی بدنصیب ننھی سی جنت۔

www.novelsclubb.com
" اچھا۔۔۔۔۔۔ "

حارث کے دماغ میں امڈتے خیال کے زیر اثر وہ جلدی سے اٹھا اور پتی کا پیکٹ اٹھا کر شاپر میں ڈالا

" یہ لے بات سن ٹافی چاہیے تجھے "

حارث نے شاپر جنت کو پکڑاتے ہواس کے ہاتھ کو پکڑ کر گھن زدہ لہجے میں پوچھا۔جنت نے چہکتے ہوئے سر کو زور زور سے ہوا میں مارا

چل ٹھیک ہے جا اپنی امی کو پتی پکڑا کر آجا کسی کو مت بتاؤ۔۔۔۔دس ٹافیاں دوں گا " " پوری بتایا تو پتہ چل جائے گا مجھے کوئی ٹافی نا دوں گا

حارث نے آنکھیں نچاتے ہوئے کہا۔جنت کی خوشی تودیدنی تھی چہکتے ہوئے تیز تیز شاپر کو ہلاتی بھاگ گئی گھر کو

****

چار قدم تھے برگد کے درخت کی طرف بڑھتے ایک انیس سالہ اور ایک پانچ سالہ چار قدم بڑھ رہے تھے۔پھر ایک جگہ آکر الگ سے ہو گئے انیس سالہ قدم برگد کے درخت کے دائیں طرف بنے مکان میں گھسے پر پانچ سالہ قدم درخت کے سامنے دوکان کی طرف گئے۔

شاہد۔۔۔دیکھ وہ پھر سے آگئی ہے کلی کیا کرنے کو چکر لگائے ہی جا رہی ننھی سی " " جان

نازلین نے شاہد کو ٹہوکا جو ساتھ کے مکان میں داخل ہوتی سمیرا کو دیکھ رہا تھا۔ شاہد نے ایک نظر جنت پر ڈالی پھر افسوس سے سر جھکا دیا

" نازلین ایک لڑکی گ ئی ہے اس ویران سے مکان میں "

شاہد نے نازلین کی توجہ دلائی نازلین نے گردن کو لمبا کیا دیوار سے سر کو گھسایا اور پھر گردن کو واپس کیے خوف سے پھیلی آنکھیں لیے آئی۔

" شاہد لڑکا ہے ایک اس کے سینے سے لگی کھڑی ہے کم بخت "

نازلین کی آواز میں دکھ تھا۔ دوکان کا شٹر زور سے اندر سے بند ہوا نازلین نے جھٹکا کھا کر اس طرف دیکھا۔

" شاہد۔۔۔ شاہد۔۔۔۔۔ کلی اندر ہے چھوٹے والی کلی وہ دوکان کے اندر وہ دوکاندار ۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

نازلین کا سانس اٹک گیا تیزی سے اڑ کر گ ئی شٹر میں گھسی پھر پھٹی آنکھوں سے واپس آئی۔

شاہد ابلیس اس دوکاندار کے سر پر بیٹھا ہے۔ ہنس رہا ہے لگاتار ہنس رہا گردن اکڑی "

" ہوئی ہے کلی کا منہ اس کے ہی دوپٹے سے باندھ رکھا ہے

نازلین کی آواز کانپ رہی تھی۔ پر شاہد کی حالت اس سے بھی پریشان حال تھی۔

نازلین ادھر والی کلی کے سینے پر بیٹھا ہے ابلیس قہقے لگا رہا ہے اینٹوں پر دھرے حجاب پر "

" کچھ رنگین کپڑے بھی پڑے ہیں

شاہد کا سر جھک گیا۔ پر نازلین تڑپ کر مکان کی طرف بڑھی۔ پھر اسی تیزی سے

ہوائیاں اڑائے چہرہ لیے آئی۔

" شاہد بچا لے نہ دونوں کو شاہد بچا لے خدا کا واسطہ۔۔۔ "

نازلین زار و قطار رونے لگی کبھی اڑ کر دوکان کے بند شٹر میں گھس جاتی اور کبھی مکان میں

www.novelsclubb.com

شاہد کا بھی یہی حال تھا۔

شاہد مسل رہا کلی کو وہ ننھی بلک رہی ہے شاہد ابلیس قہقے لگا رہا ہے میں کیا کروں پاس "

" جانے لگی تو دھاڑ پڑا مجھ پر جا یہاں سے جا اس وقت کوئی نہیں بچا سکتا جنت کو

نازلین نے خوف سے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔پھر شاہد پر غور کیا تو وہ تو آخری سانسیں لے رہا تھا سینے پر وار تھا سیدھا ابلیس کا۔

"شاہد۔۔۔۔۔یہ کیا ہوا "

نازلین کی ہولناک چیخ ابھری۔

گیا تھا مکان میں بچانے بڑی کلی کو وہاں دو ابلیس ہیں لڑنے لگا تو وار کر دیا بولے جا تیرا "

"کیا کام خود کیا ہے دونوں نے بربادی کا سامان

شاہد نے بمشکل الفاظ ادا کیے پھر آنکھیں موند لیں اور روشنی اوپر کو اٹھنے لگی۔

"!!!!!!!!!!! شاہد "

فلک شگاف چیخ ابھری پھر نازلین آنکھوں آگ لیے دوکان کے شٹر میں گھسی پر کسی نے اتنی زور سے باہر پٹخا کہ برگد کے درخت میں آکر ایسی لگی وہیں ڈھیر ہو گئی۔

بمشکل آنکھیں کھول کر دیکھا انیس سالہ قدم ڈگمگاتے سے برگد کے درخت سے دور جا رہے تھے۔پر یہ کیا بڑی کلی رو رہی تھی دھوکا دھوکا۔۔۔۔جسم سے پیار تھا بس پھر کسی لڑکے کے قدم تھے وہ بھی جا چکا تھا۔نازلین کی آخری سانسیں تھیں بس۔

www.novelsclubb.com

دھندلہ سا نظر آرہا تھا دو کاندار برگد کے درخت کے نیچے قبر کو دکھو درہا تھا ننھی سی قبر اپنی جنت کی قبر۔۔۔۔۔

ابلیس کے قہقہے چاروں اوڑھ سے گونج رہے تھے۔

ختم شد

****

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ پڑھتے سب ہیں پر آواز اٹھانے لگتے ہیں دکھاوے کے لیے تو یہ جان لیں آواز وہ نہیں اٹھاتے جن کو ڈر ہے ایسی گندی برہنہ تحریریں بند ہو جائیں گی۔ جن کو کوئی ڈر نہیں ان کے بند ہونے کا وہ اٹھاتے ہیں آواز

آج جو جو کمنٹ کرے گا وہ آواز اٹھانے والوں میں سے اور جو چپ رہے گا اسے ڈر ہے یہ سب بند ہو جائے گا۔

www.novelsclubb.com

بس ایک درخواست کسی کا نام نا لیا جائے کسی کا بھی نام منشن کیا تو کمنٹ ڈیلیٹ یہ جرنل پوسٹ ہے کسی مخصوص لکھاری یا قاری کے لیے نہیں ہے اسے خود سے جوڑ کر تماشہ بنانے کے بجائے سوچیں پلیز سوچیں۔۔۔۔۔ کسی ایک طرف سے تو برائی کا خاتمہ ہو۔

کوئی بات بری لگی تو اس ناچیز کو معاف کردیں۔

ہماوقاص

www.novelsclubb.com